Most Honourable Sir;

My name is Mohammad Aslam Chaudhry. Today, the 9th of February 2010, I have read a good part of information which is provided on your website.

Most Humbly and with a declared appology, I want to confirm from you, How and in what form the ALMIGHTY ALLAH communicated to **your Honour** that you are the Musleh- Maud. Please, take note that I am only asking this for satisfaction of my heart. I do believe that My Gracious ALLAH communicates with any of his servants as and when my ALLAH chooses to do so.

I have personal experience of communications with my Most Gracious ALLAH. Therefore, I am sure, that Our Benevolent, Al-knowing and Almighty ALLAH does speak with his obedient servants as and when our ALLAH chooses OR selects. I just want to know the "words" or depiction of of the words of that revelation that my GOD may have used to communicate with your Honour.

You are rightly Honourable because you had a communication with the Most Honourable and Most High ALLAH. I have no doubt about the existence of that communication, I just want to see, read and analyze the original communication (words, dream or vision).

Respected Sir; about 50 years ago, there used to be a gramophone company called "His Marsters Voice". On their gramophones there used to be a picture of a little dog who is listening and RECOGNIZING the voice of his Master coming through the gramophone. I expect that I shall also be able to recognize My Masters Voice.

Please, share with me with full confidence that I shall NOT make senseless objections, I shall not ridicule and I shall not disrespect your message.

Please, note that I may NOT agree with your interpretation, conclusion or meaning of the revelation **but** I promise you that I shall sincerely analyze and then seek guidance form the All-Knowing ALLAH.

Sincerely,

Mohammad Aslam Chaudhry

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسول الکریم و علیٰ عبد ہ المسیح الموعود

محترم جناب محمد اسلم چوہدری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اُمید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ چند دن پہلے آپکی ای میل آئی تھی۔ اِس میں آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے میری ویب سائٹ پر سے کوئی دلچسپ حصّہ پڑھا ہے۔اور پھر آپ نے بڑے ادبؔ کیساتھ مجھ سے چند سوالات کیے ہیں۔ بڑے مہذبانہ رنگ میں چند سوالات پوچھنے کیلئے خاکسار آپ کا تہ دل سے مشکور ہے۔آپکے سوالات سے ملتے جلتے پہلے بہت سارے دیگر احباب نے بھی مجھ سے سوالات پوچھے ہیں اور خاکسار اِن کے مفصل جوابات اپنی ویب سائٹ پردے چکا ہے۔آپ اپنی ای میل کے آخر پر لکھتے ہیں۔

Please, note that I may NOT agree with your interpretation, conclusion or meaning of the revelation but I promise you that I shall sincerely analyze and then seek guidance form the All-Knowing ALLAH.

جناب چوہدری صاحب۔آپ لکھتے ہیں کہ آپ میری وحی کے معانی،تشریح اورنتیجہ سے اتفاق نہیں کرتے ہیں۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ چونکہ آپ کے بقول آپ بھی صاحب اِلہام ہیں لہٰذا اگر میں نے وحی کے غلط معنی یا اسکی کوئی غلط تشریح یا اُس سے کوئی غلط نتیجہ نکالا ہے تو پھر آپ کو اپنی وحی کے تجربہ کی روشنی میں میری راہنمائی کرنی چاہیئے تھی۔تنقید کرنا تو بہت آسان ہے۔قرآن ایسی عظیم الشان وحی کو بھی مکہ کے لوگوں نے محمد (ﷺ) کی پریشان خوابیں قرار دیا تھا۔اگر آپ ایسے صاحب تجربہ اِنسان کے علم میں وحی اور اِلہام سے متعلق میرے ایسے اِنسان کا غلط دعویٰ آجائے تو اُسے تو اپنے سچے علم اور تجربے کی روشنی میں مجھ ایسے غلطی خوردہ اِنسان کی راہنمائی فرما کر اُسکی مدد کرنی چاہیے۔خاکسار تو ۱۹۹۳ء سے جماعت احمدیہ کے خلفاء اور علماء کو اپنی مدد کیلئے پکار رہا ہے لیکن اُن کی طرف سے سوائے اخراج،مقاطع اور مفسد ہونے کے الزامات کے ہنوز کوئی علمی جواب ندارد۔جماعت احمدیہ کی موجودہ قیادت جو کہ حقیقی اسلام کا دعویٰ رکھتی ہے اِن لوگوں کا ایسا طرزِ عمل کیا عجیب نہیں ہے؟۔ جناب چوہدری محمد اسلم صاحب! قرآن مجید میں کم وبیش چھ(۶) مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت سے اپنے بندوں کو آگاہ فرمایا ہے کہ۔’’ اِنَّمَآ اَمۡرُہٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ‘‘(یٰسین۔۸۳) اُس کا معاملہ تو یوں ہے کہ جب کبھی وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ فلاں چیز ہو جائے وہ اس کے بارہ میں کہہ دیتا ہے کہ اس طرح ہو جائے اور وہ اسی طرح ہو جاتی ہے۔

فرض کریں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہو کہ وہ اپنے کسی بندے کو اپنی کامل معرفت یا کسی اور معاملہ کا بھرپور علم دے اور اِس غرض کے واسطے وہ اپنے اُس بندے کیلئے ’’کن‘‘ فرما دے۔اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اُس بندے کے متعلق ’’کن‘‘ فرمانے کے بعد اُس بندے کو اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت یا اُس معاملہ کا جس کا اُس نے اُسے علم دینے کا اِرادہ فرمایا ہو کیا وہ اُسے حاصل نہیں ہو جائے گا؟ میرے ایمان اور یقین اور تجربے کے مطابق تو نہ صرف اُسے اِس کا علم حاصل ہو جائے گا بلکہ اِس معاملہ میں اُسکے چودہ طبق بھی روشن ہو جائیں گے۔اور وہ اِس واقعہ کے بعد میری طرح ہمیشہ یہی سوچتا رہے گا کہ میرے ساتھ کیا ہو گیا ہے؟ مجھے کس نے کس طرح اور کیسے بدل دیا گیا ہے؟ آپ ایسی مہربان ہستیاں اگر ایسے ’’موردِ کن فیکون‘‘ سے وحی اور اِلہام کے متعلق بحث کریں گی تو وہ اپنے دل میں افسوس کریگا کہ اِن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا اندازہ نہیں۔میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو بھی اپنی رحمت کے ’’کن فیکون‘‘ کا جلوہ دکھائے۔اور پھر اسکے بعد جب کوئی آپ سے وحی واِلہام کی حقیقت کے متعلق پوچھے گا تو یقیناً آپ حیرت سے اُس کا منہ تکیں گے۔

جناب چوہدری محمد اسلم صاحب! خاکسار اپنے آپ کو مکمل طور پر سچا اور ہدایت یافتہ اور اپنے آپ کو ’’کن فیکون‘‘ کا موردِ سمجھتا ہے۔آپ اگر مجھے کسی غلط فہمی میں مبتلا سمجھتے ہیں تو براہِ کرم میری راہنمائی فرما کر میری مدد کیجئے۔میری راہنمائی سے پہلے آپ کم از کم میری کتب ’’غلام مسیح الزماں‘‘ اور ’’آمدنِ عید مبارک بادت‘‘ کے علاوہ میرا ایک مضمون نمبر ۳۴ ’’خاکسار رحمتِ خداوندی کا شکار کیسے ہوا؟‘‘ ضرور پڑھیں۔اگر میرے مزید مضامین پڑھ سکیں تو یہ اور بھی زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ یہاں بہر حال ایک انسان کی ہدایت وگمراہی کا مسئلہ درپیش ہے۔کسی نئے نظریہ کو کس طرح پڑھنا اور دیکھنا چاہیے؟ اِس ضمن میں حضرت بانیٔ جماعتؑ کی ایک نصیحت کو آپ ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں جو کہ درج ذیل ہے:۔

’’اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔اُس وقت تک پرانے خیلات نہیں چھوڑ سکتا۔اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔‘‘(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)

آخر میں ایک بار پھر آپکی ای میل کیلئے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میری کسی غلط فہمی کی صورت میں اگر آپ میری کوئی راہنمائی کر سکتے ہوں تو میں اس کیلئے آپکی مدد کا منتظر رہوں گا۔

والسلام۔خاکسار عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

۱۶۔فروری ۲۰۱۰ء